صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 36

منگل 8 ستمبر 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 8 ستمبر 2015ء 23 ذیقعد 1436 ہجری 8 تبوک 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 205

ان غموں سے

ان غموں سے دوستو خم ہوگئی میری کمر
میں تو مر جاتا اگر ہوتا نہ فضل کردگار

اس تپش کو میری وہ جانے کہ رکھتا ہے تپش
اِس اَلَم کو میرے وہ سمجھے کہ ہے وہ دلفگار

(درثمین)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود بھی بہت سارے نشانوں میں سے عظیم الشان نشان ہے جو ایمانوں میں اضافہ کا باعث ہے

حضرت مسیح موعود کے دل میں اشاعت دین کیلئے ایک تڑپ تھی تمام اوقات اسی میں صرف کرتے تھے

خدا تعالیٰ جب وعدہ کرتا ہے یا خبر دیتا ہے تو اس کے مطابق صفات عطا کرتا اور تغیر بھی پیدا فرماتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 ستمبر 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 ستمبر 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا اور دنیا کے 207 ممالک میں پھیلے کروڑوں احمدیوں نے اس سے بھرپور استفادہ کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر کسی دنیا دار کو یہ کہا جائے کہ اگر حقیقی تقویٰ پیدا ہو جائے تو دنیا کی تمام نعمتیں اسے مل جاتی ہیں۔ تو وہ اس پر یقین نہیں کرے گا۔ لیکن جو شخص دین کی حقیقی تعلیم پر حقیقی طور پر چلنے والا ہوگا۔ اس کو ہی اس کا حقیقی ادراک ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں یہ احساس پایا جاتا ہے۔ مجھے ہر روز خطوط ملتے ہیں جن میں احمدی تقویٰ کے حصول کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ جس کو تقویٰ عطا ہوتا ہے اس کو دنیاوی نعمتیں بھی عطا ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ عارضی کمی ہوتی ہے لیکن پھر حالات بہتر ہو جاتے ہیں۔ کمی سے قناعت پیدا ہوتی ہے اور جب ملتا ہے تو شکر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اس طرح مومنوں میں قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بھی اس کی مثال نظر آتی ہے۔ ہر کام کی ایک ابتداء ہوتی ہے اور ایک انتہا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود کو دسترخوان سے بچا ہوا کھانا دیا جاتا تھا۔ اگر کوئی مہمان آتا تو اس کے لئے الگ کھانا نہ ملتا تھا تو آپ اپنا کھانا اسے پیش کر دیتے اور خود فاقہ کر لیتے۔ اس کی ایک انتہا آپ کی زندگی میں ہوئی کہ آپ کے لنگر میں روزانہ سینکڑوں لوگ شرکت کرتے اور اس کی ایک انتہا اب ہے کہ قادیان، ربوہ اور لندن کے علاوہ کئی جگہوں پر مسیح موعود کے لنگر چل رہے ہیں۔ اور جلسوں وغیرہ کے مواقع پر وسیع درجہ پر مہمان نوازی ہوتی ہے۔ فرمایا یہ ابھی انتہا نہیں ان لنگروں نے بہت پھیلنا ہے اور پھیلتے چلے جانا ہے۔ بہت سارے نشانوں میں سے ایک یہ لنگر بھی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے اور اس سے ایمان اور تقویٰ میں اضافہ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود جب حضرت مسیح موعود کی سیرت کے کسی پہلو کا ذکر فرماتے تھے تو اس میں سے نکات بھی پیش فرماتے تھے جو جماعت کی ہدایت اور تربیت کا باعث ہوتے تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے کھانا کھانے کے انداز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس طرح پھلکے کا نوالہ بناتے پھر اس کے ریزے بناتے پھر اس میں سے چن کر سالن لگا کر کھاتے تھے۔ قرآن کہتا ہے کہ ہر چیز خدا کی تسبیح کرتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کھانے کے آغاز میں بسم اللہ آخر پر الحمد للہ اور کپڑے پہننے کے وقت بھی تسبیح سکھائی ہے۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ مومن اپنے فعل سے ان اشیاء کی تسبیح کی تصدیق کرتا ہے۔ اور یہی ان چیزوں کی تسبیح کرنے کا مطلب ہے۔ حضرت مسیح موعود میں اشاعت دین کے لئے ایک تڑپ تھی اور یہ خواہش تھی کہ فطرتی ضروریات میں صرف ہونے والا وقت بھی اشاعت دین میں خرچ ہو۔ اسی لئے کھاتے وقت آپ کثرت سے تسبیح کرتے تھے کہ ضرورت بھی خدا کی پیدا کی ہوئی ہے۔ اس لئے کھاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے عربی کو ام الالسنہ قرار دیا اور فرمایا کہ اس کے ام الالسنہ کے ہر قسم کے ثبوت موجود ہیں۔ اور ایک واقعہ بھی سنایا کہ کس طرح عربی کے اعلیٰ ہونے کا موقعہ خدا تعالیٰ نے پیدا کر دیا۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن میں جو آنحضرت ﷺ کی حفاظت کا وعدہ ہے اس کا یہ بھی پہلو ہے کہ جب تلوار سے حفاظت کی ضرورت تھی تو خدا نے تلوار سے حفاظت کے سامان پیدا کر دیئے اور جب تعلیم پر حملہ کر دیا گیا تو خدا تعالیٰ نے ایسے افراد پیدا کر دیئے جنہوں نے تاریخ کے اوراق سے صداقت قرآن اور صداقت رسول اللہ ﷺ ثابت کر دی۔ خدا جب انسان سے کوئی وعدہ کرتا ہے تو وہ اس کو اس کے مطابق صفات بھی عطا کرتا ہے۔ جیسے اگر کوئی کسی کو مہمان کر کے بلائے تو اس کے آنے پر کھانا دے گا۔ لیکن اگر مذاق کرے تو آنے پر خالی برتن آگے رکھ دے گا۔ مگر خدا تعالیٰ مذاق نہیں کرتا۔ شیطان مذاق کرتا ہے۔ اسی لئے جب خدا کسی کو کچھ کہتا ہے تو اس کے مطابق تغیر بھی پیدا کر دیتا ہے۔ جیسے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو معارف قرآن سکھائے اور اپنی فعلی شہادت سے ثابت کر دیا کہ آپ اس دور میں ہدایت دینے کے لئے مامور کئے گئے۔ اور آپ کی پیشگوئی جو خلافت کے متعلق ہے۔ اس کے سلسلہ میں بھی خدا کی فعلی شہادت اس کو سچا ثابت کر رہی ہے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ حضور انور نے ان کے نکاح پر حضرت مصلح موعود کا خطبہ نکاح کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا جس میں حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی تھی کہ خدا آپ کو دور کی نسل دکھائے گا۔ مراد یہ تھی آپ کی اولاد بہت ہوگی اور دوسرا وہ آپ کی طرف منسوب ہونے میں فخر محسوس کرے گی۔ ورنہ صرف زیادہ اولاد کا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ پھر فرمایا مرحومہ نے اپنے خاوند کی وفات پر تعلیمی وظیفے کا اجراء کیا۔ دوسری جماعتی خدمات کے ساتھ لاہور میں لجنہ کی جنرل سیکرٹری رہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سال عالمی بیعت میں جو کوٹ میں نے پہنا تھا وہ حضرت مسیح موعود کا وہ کوٹ تھا جو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو ملا تھا پھر آپ کے حصہ میں آیا تھا اور آپ نے مجھے دیا تھا کہ اب یہ میں آپ کو دیتی ہوں۔ خلافت سے بہت عزت واحترام کا تعلق تھا۔

عشرہ تعلیم

خدا کے فضل سے نظارت تعلیم فروغ تعلیم کے سلسلہ میں دن رات کوشاں ہے۔

دوسرا تعلیمی عشرہ 20 تا 29 ستمبر 2015ء کو منایا جا رہا ہے۔ اس عشرے میں تمام سیکرٹری تعلیم جماعت کوشش کریں کہ درج ذیل امور کی طرف توجہ رہے۔

☆ تمام طلبہ/ طالبات کے کوائف اکٹھے کئے جائیں باقاعدہ رجسٹر تیار کیا جائے۔

☆ ڈراپ آؤٹ طلباء/ طالبات سے خصوصی طور پر ملا جائے ایسے طلبہ جنہوں نے گزشتہ 3 سالوں میں بارہویں کلاس سے پہلے تعلیم ترک کی ہوئی ہے انہیں دوبارہ تعلیم جاری کرنے کے لئے کہا جائے۔ حضور انور نے فرمایا: ”میں کہوں گا کہ ہر احمدی بچہ کم از کم ایف اے ضرور پاس کرے۔“

☆ سیمینارز، کوچنگ کلاسز اور کونسلنگ کی جائے۔

☆ سکول میں اول، دوئم، سوئم آنے والوں کو انعامات دینے کی تقریبات کی جائیں۔

☆ لائبریریوں کا قیام عمل میں لایا جائے جن میں درسی کتب رکھی جائیں۔

☆ حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط خصوصی طور پر لکھوائے جائیں۔

باقی صفحہ 7 پر

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ ربوہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا =/16,000 روپے
قربانی حصہ گائے =/8,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

ماموری کی باتوں پر عمل کرنا مومنوں کا فرض ہے اور اس کو سمجھنا چاہئے اور اپنی توجیہیں کرنے کی بجائے لفظاً عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا

کسی بھی بات کے متعلق رائے قائم کرنی ہو تو جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے

حضرت مسیح موعود بالکل خلوت نشین تھے اور جو غیر آپ کے واقف تھے ان پر آپ کی عبادت اور زُہد کا اتنا اثر تھا کہ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے مزار پر آتے تھے

اگر ہم دعاؤں کا حق ادا کرتے رہے تو موجودہ بھی اور آئندہ بھی ہونے والی سب مخالفتیں خود اپنی موت مر جائیں گی

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی اور حضرت منشی اروڑے خان صاحب کی حضرت مسیح موعود سے والہانہ عشق و محبت کا ایمان افروز تذکرہ

حضرت مسیح موعود کا مخالفین کی سبّ و شتم اور ایذا رسانیوں پر بے نظیر صبر اور آپ کے اخلاق عالیہ کا بیان

حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے والے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ متفرق واقعات کا دلچسپ تذکرہ

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش قادیان کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 جولائی 2015ء بمطابق 24 وفا 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اس وقت میں حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ بعض واقعات جو حضرت مسیح موعود اور آپ کے (رفقاء) سے متعلق ہیں بیان کروں گا۔

9 فروری 1908ء کی تاریخ کے تحت ایک الہام لکھا ہوا ہے۔ اس دن کے آٹھ الہامات ہیں۔ ایک الہام یہ ہے۔ ''لَاتَقْتُلُوْا زَیْنَب''۔ (مجموعہ الہامات صفحہ 635 ایڈیشن چہارم 2004ء)

اس کی واقعاتی وضاحت بعض حالات کے مطابق ایک جگہ حضرت مصلح موعود نے اس طرح بیان فرمائی ہے کہ ''1908ء کے شروع میں حافظ احمد اللہ خان صاحب مرحوم کی دو لڑکیوں کی شادی کی تجویز ہوئی جن میں سے بڑی کا نام زینب اور چھوٹی کا نام کلثوم تھا۔ زینب کے متعلق اور بھی بعض لوگوں کی خواہش تھی۔ (ان کا ایک رشتہ شیخ عبدالرحمٰن مصری سے بھی آیا ہوا تھا۔) حضرت مسیح موعود نے ان کی شادی مصری صاحب سے ناپسند کی (کہ زینب کی شادی اس سے نہ ہو۔) لیکن آپ کی عادت یہ نہیں تھی کہ بہت زیادہ زور دیں۔ آپ نے زور نہیں دیا۔ انہی دنوں حضرت مسیح موعود کو یہ الہام ہوا کہ لَاتَقْتُلُوْا زَیْنَب۔ کہ زینب کو ہلاک مت کرو۔ حافظ احمد اللہ صاحب مرحوم نے دوسرے شخص کو کسی نہ کسی وجہ سے ناپسند کیا اور یہ خیال کیا کہ اس الہام کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا مشورہ غلط ہے وہاں شادی نہ کی جائے بلکہ مصری صاحب سے شادی کی جائے اور خیال کیا کہ حضرت مسیح موعود کی رائے کو الہام نے ردّ کر دیا ہے۔ (یعنی یہ جو الہام تھا لَاتَقْتُلُوْا زَیْنَب۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جو مشورہ حضرت مسیح موعود کا ہے وہ اللہ کو پسند نہیں آیا بلکہ دوسرا رشتہ جو اس کے خلاف تھا وہ پسند آیا۔ بہرحال انہوں نے اپنی اس بیٹی کی شادی مصری صاحب سے کر دی) چنانچہ یہ الہام 9 فروری 1908ء کو ہوا اور 17 فروری 1908ء کو شیخ مصری صاحب کا نکاح زینب سے کر دیا گیا۔ (حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ) یہ تاریخ اس طرح محفوظ رہی کہ مصری صاحب کا نکاح دو اور نکاحوں سمیت اسی دن ہوا تھا جس دن کہ ہماری ہمشیرہ مبارکہ بیگم کا نکاح ہوا تھا اور وہ 17 فروری تھی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے صاف کہہ دیا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی بات مان لو اور مصری صاحب سے نکاح نہ کرو ورنہ یہ نکاح اسے منافق بنانے کا نتیجہ پیدا کر دے گا (یا ہلاکت کا نتیجہ پیدا کر دے گا یا قتل کرنے والی بات ہو گی۔) لیکن حضرت مسیح موعود نے تو شاید اس زینب کے متعلق اسے سمجھا ہی نہیں اور لڑکی کے باپ نے الٹ نتیجہ نکالا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کا منشاء اس الہام سے یہ تھا کہ اس شخص سے ایک بھاری فتنہ پیدا ہونے والا ہے (کیونکہ بعد میں مصری صاحب سے فتنہ پیدا ہوا۔) اس سے زینب کی شادی نہ کرو اور حضرت مسیح موعود کی بات مان لو۔ پھر اس بات کے ثبوت موجود ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے حافظ احمد اللہ صاحب کو یہی مشورہ دیا تھا۔ چنانچہ جب مصری صاحب جماعت سے علیحدہ ہوئے ہیں تو (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) پیر منظور محمد صاحب نے مجھے کہلا بھیجا کہ میرے سامنے حضرت مسیح موعود نے حافظ احمد اللہ صاحب کو کہا تھا کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب سے شادی نہ کی جائے۔ مگر جب حافظ صاحب نے اس بات کو نہ مانا اور اسی جگہ لڑکی کی شادی کر دی تو مجھے سخت غصہ آیا۔ (یہ بیان کیا پیر منظور محمد صاحب نے) اور میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا کہ حضور خدا تعالیٰ کے مامور ہیں اور خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب مامور ایک بات کہہ دے تو تمام مومنوں کو چاہئے کہ اس پر عمل کریں مگر حافظ احمد اللہ صاحب نے حضور کی نافرمانی کی ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ بات تو آپ نے جو کہی ہے یہ ٹھیک ہے مگر ایسے معاملات میں میں دخل نہیں دیا کرتا۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) جب یہ روایت مجھے پہنچی تو گو اس روایت میں مجھے کوئی شبہ نہیں ہو سکتا تھا مگر چونکہ یہ اکیلی روایت تھی اس لئے اس بات کا فکر ہوا کہ کوئی اور گواہ بھی ہونا چاہئے۔ ان کے جماعت چھوڑنے کی اور اس فتنے کی جو ساری background تھی اس کی وجہ سے آپ چاہتے تھے کہ اس کا ٹھوس ثبوت ملے۔ تو بہرحال کہتے ہیں) خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ دوسرے دن کی ڈاک میں مجھے ایک خط ملا جو منشی قدرت اللہ صاحب سنوری کی طرف سے تھا۔ اس میں انہوں نے لکھا تھا کہ 1915ء میں جب میں قادیان آیا تو اس وقت مجھے کسی دوست سے قرآن پڑھنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں نے حافظ احمد اللہ صاحب سے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا۔ ایک دن باتوں باتوں میں انہوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعود نے مجھے اپنی لڑکی زینب کا رشتہ کسی اور شخص سے کرنے کا کہا تھا مگر انہی دنوں آپ پر یہ الہام نازل ہوا کہ لَاتَقْتُلُوْا زَیْنَب۔ جس سے میں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ

حضرت مسیح موعود کی رائے صحیح نہیں اور میں نے شیخ مصری صاحب سے رشتہ کر دیا۔ مگر اب شیخ مصری مجھے بہت سخت تنگ کرتا ہے۔ (یہ ان کے سسر نے کہا) اور اس نے مجھے بڑی بڑی تکلیفیں پہنچانی شروع کر دی ہیں جس سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت مسیح موعود کا حکم نہ ماننے کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) مجھے بھی یاد ہے کہ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّل کے زمانے میں شیخ مصری صاحب نے بازار میں اپنے خسر کو مارا جس پر حضرت خلیفہ اوّل مصری صاحب سے سخت ناراض ہو گئے اور میں نے کئی دن آپ کی منتیں کر کے انہیں معاف کروایا۔

پس اس الہام کے یہ معنی تھے کہ تم زینب کی شیخ مصری سے شادی مت کرو ورنہ اس کا ایمان بھی برباد ہو جائے گا۔ چنانچہ واقعات نے ثابت کر دیا کہ اس شادی سے اس کا ایمان بھی ضائع ہو گیا۔

(ماخوذ از مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر)

مصری صاحب کے بارے میں بہت سوں کو نہیں پتا ہو گا کہ یہ کون تھے اور ان کا کیا قصہ ہے۔ یہ تاریخ کا بھی ایک حصہ ہے اس لئے تھوڑی سی وضاحت کر دیتا ہوں۔ شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی جیسا کہ ظاہر ہے۔ پڑھے لکھے تھے۔ پھر یہ مصر گئے اور ان کو مصر بھیجنے کا خرچ بھی حضرت مصلح موعود اور چوہدری نصر اللہ خان صاحب نے دیا۔ مصر جانا جہاں ان کے لئے دوسرے فوائد کا باعث بنا وہاں مصر جانے کی وجہ سے شیخ مصری کہلانے کا بھی ذریعہ بنا۔ اس وجہ سے ان کو شیخ مصری کہا جاتا تھا۔

(ماخوذ از مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر)

بہرحال ایک ایسا وقت آیا جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت مصلح موعود سے انہوں نے اختلاف کیا اور اختلاف کی وجہ سے آپ کے خلاف بہت کچھ کہنے لگے۔ جماعت میں فتنے کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے جہاں جماعت کو وسیع پیمانے پر فتنے سے محفوظ رکھا۔ وہاں بعض احباب کو انفرادی طور پر بھی ان کی حالت کے بارے میں رؤیا میں بتا دیا کہ ان کی حالت کیسی ہے۔ مصری صاحب کے جماعت میں مقام کا اندازہ اس سے لگائیں کہ حضرت مصلح موعود نے خود بیان فرمایا ہے کہ ایک دوست نے افریقہ سے مجھے خط لکھا کہ مصری صاحب کے جماعت سے علیحدہ ہونے پر مجھے سخت گھبراہٹ ہے۔ لکھتے ہیں کہ جب اتنے بڑے بڑے آدمیوں کا ایمان ضائع ہو گیا تو ہمارا ایمان کیا حقیقت رکھتا ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اس پر میں نے ان کو لکھا کہ بڑائی کا فیصلہ کرنا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آپ کا نہیں ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے اپنے عمل سے انہیں جماعت سے علیحدہ کر دیا ہے جن کو آپ بڑا سمجھتے تھے اور آپ کو جماعت میں رکھا تو ثابت ہوا کہ بڑے آپ ہیں، وہ نہیں۔ (ماخوذ از مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر)

بہرحال جب تک مصری صاحب جماعت میں تھے بڑے اہم سمجھے جاتے تھے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس اختلاف کے دوران یا جماعت سے نکلنے کے بعد مصری صاحب نے خود ہی لَاتَقْتُلُوْا زَيْنَبَ کا الہام بتا کر اپنی اہمیت ظاہر کرنا چاہی کہ حضرت مسیح موعود کو رشتہ کے متعلق یہ الہام ہوا تھا اور اس کا مطلب یہی تھا کہ میرے بارے میں ہے۔ لیکن جب اس الہام کی باقی الہاموں کے ساتھ جوڑ کے حضرت مصلح موعود نے حقیقت کھولی اور جماعت کے افراد نے بھی بتانا شروع کیا تو پھر مصری صاحب نے خود ہی کہنا شروع کر دیا کہ میری بیوی زینب کو اس معاملے میں کیوں کھینچا جا رہا ہے۔ تو اس الہام کی وضاحت کرنے کی یہ وجہ ہے جو حضرت مصلح موعود نے فرمائی ہے کہ کس طرح وہ الہام پورا ہوا۔

حضرت مصلح موعود مزید فرماتے ہیں کہ ''اب دیکھو یہ کیسی زبردست پیشگوئی ہے جس کی طرف خود مصری صاحب نے توجہ دلائی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بیوی کو یہ یاد تھا کہ ایسا الہام ہوا تھا اور (بیوی کہتی ہے کہ) میرے والد نے اسے میرے متعلق سمجھا۔ اس طرح ان کا ذہن اس طرف گیا اور (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) اس طرح ان کا (مصری صاحب کا بھی) ذہن اس طرف گیا اور شاید جو کام ہم سے دیر میں ہوسکتا وہ خود انہوں نے کر دیا۔

(حضرت مصلح موعود مثال دیتے ہیں کہ اس کی مثال) بالکل اسی طرح (ہے) جس طرح بکری نے چھری نکالی تھی۔ کہتے ہیں کہ کوئی شخص تھا جس نے بکری ذبح کرنے کے لئے چھری نکالی مگر پھر کہیں رکھ کر بھول گیا اور اس پر بچوں نے کھیلتے ہوئے مٹی ڈال دی اور وہ مٹی کے نیچے چھپ گئی۔ اس نے چھری کو بہتیرا تلاش کیا مگر نہ ملی۔ وہ حیران سا کھڑا تھا کہ بکری نے پیر مارنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مٹی ہٹ گئی اور اسے چھری نظر آ گئی جس سے اس نے فوراً اسے ذبح کر دیا۔ تو اُس وقت سے عرب میں یہ مثل مشہور ہو گئی ہے کہ جب کوئی شخص اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت کا سامان مہیا کرتا ہے تو کہتے ہیں اس نے بالکل ایسا ہی کیا جس طرح بکری نے چھری نکال لی تھی۔''

(ماخوذ از مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر)

حضرت مصلح موعود نے یہ بھی نتیجہ نکالا اور یہ نتیجہ بڑا ظاہر نکلتا ہے کہ حافظ صاحب اگر حضرت مسیح موعود کی بات مان کر اپنی بیٹی زینب مصری صاحب کے نکاح میں نہ دیتے تو اس کا ایمان ضائع نہ ہوتا۔ پس مامور کی باتوں پر عمل کرنا مومنوں کا فرض ہے۔ اور اس کو سمجھنا چاہئے اور اپنی توجیہیں کرنے کی بجائے لفظاً عمل کیا جائے تو ایمان ضائع نہیں ہوتا۔

حضرت مصلح موعود پھر ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مولوی محمد احسن صاحب کی طبیعت ایسی تھی کہ ان کی طبیعت میں بڑی جلد بازی تھی۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود بسراواں کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے (سیر کے دوران) فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں اور بندے کے کلام میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ آپ نے اپنا ایک الہام سنایا اور فرمایا دیکھو یہ بھی ایک الہام ہے اور اس کے مقابل پر حریری کا بھی کلام موجود ہے۔ (یہ ایک لکھنے والا تھا۔) مولوی محمد احسن صاحب نے بات کا آخری حصہ غور سے نہ سنا اور الہام کے متعلق خیال کر لیا کہ یہ حریری کا کلام ہے۔ اور کہنے لگے بالکل لغو ہے۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ تو خدا تعالیٰ کا الہام ہے تو مولوی صاحب فوراً کہنے لگے سبحان اللہ! کیا ہی عمدہ کلام ہے۔''

(ماخوذ از الفضل 30 مئی 1959ء صفحہ 4 نمبر 127 جلد 48/13)

پس کسی بھی بات کے متعلق رائے قائم کرنی ہو تو جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔

پھر اس بات کا ذکر فرماتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود کو آج دنیا کے کونے کونے اور ہر ملک میں جانا جاتا ہے ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک سکھ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ کے تایا مرزا غلام قادر صاحب تو بہت مشہور تھے اور ایک بڑے عہدے پر فائز تھے لیکن مرزا غلام احمد صاحب غیر معروف تھے انہیں کوئی نہیں جانتا تھا۔ وہ سکھ کہنے لگا کہ میرے والد ایک دفعہ مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس گئے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود کے والد کے پاس) اور کہنے لگے سنا ہے آپ کا ایک اور بیٹا بھی ہے وہ کہاں ہے۔ انہوں نے کہا وہ تو سارا دن (بیت) میں پڑا رہتا ہے اور قرآن پڑھتا رہتا ہے۔ مجھے اس کا بڑا فکر ہے وہ کھائے گا کہاں سے۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اس کو کہو کہ دنیا کا بھی کچھ فکر کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ کوئی نوکری کر لے۔ لیکن جب میں اس کے لئے کسی نوکری کا انتظام کرتا ہوں وہ انکار کر دیتا ہے۔ چنانچہ میرے والد گئے (اس سکھ کے والد گئے) اور بڑے مرزا صاحب کی بات ان کو پہنچائی۔ وہ کہنے لگے (یعنی حضرت مسیح موعود کہنے لگے) کہ میرے والد صاحب کو تو یونہی فکر لگی ہوئی ہے۔ میں نے دنیا کی نوکریوں کا کیا کرنا ہے۔ آپ ان کے پاس جائیں (میرے والد کے پاس) اور کہیں کہ میں نے جس کا نوکر ہونا تھا ہو گیا ہوں۔ مجھے آدمیوں کی نوکریوں کی ضرورت نہیں ہے۔ (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) اس سکھ پر اس بات کا اتنا اثر تھا کہ وہ جب بھی آپ کا ذکر کرتا اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) ایک دفعہ وہ چھوٹی (بیت) میں میرے پاس آیا اور چیخیں مار کر رونے لگ گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی ہے۔ وہ کہنے لگا کہ آج مجھ پر بڑا ظلم ہوا ہے۔ میں آج بہشتی مقبرہ گیا تھا۔ جب میں مرزا صاحب کے مزار پر سجدہ کرنے لگا تو ایک احمدی نے مجھے اس سے منع کر دیا حالانکہ اس کا مذہب اور ہے اور میرا مذہب اور ہے۔ اگر احمدی قبروں کو سجدہ نہیں کرتے تو نہ کریں۔ میں تو سکھ ہوں ہم سجدہ کر لیتے ہیں۔ پھر اس

احمدی نے مجھے منع کیوں کیا۔اس پر حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ غرض آپ (حضرت مسیح موعود) بالکل خلوت نشین تھے اور جو لوگ آپ کے واقف تھے ان پر آپ کی عبادت اور زہد کا اتنا اثر تھا کہ غیر......ہونے کے باوجود یہ لوگ آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے مزار پر آتے تھے۔

(ماخوذ از الفضل 30 مئی 1959ء صفحہ 4 نمبر 127 جلد 48/13)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب حضرت مسیح موعود کے دوست تھے۔آپ کے دعوے کے بعد انہوں نے کہا کہ میں نے ہی اس شخص کو بڑھایا ہے اور اب میں ہی گراؤں گا۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے یعنی مولوی محمد حسین کے نام کو تو مٹا دیا اور حضرت مسیح موعود کے نام کو دنیا میں پھیلا دیا۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کا، مولوی محمد حسین صاحب کا ایک بیٹا آریہ ہو گیا اور حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ میں نے اسے قادیان بلایا اور اسے دوبارہ (-) کیا۔مولوی محمد حسین صاحب نے اس بات پر مجھے شکریہ کا خط بھی لکھا۔

پھر حضرت مصلح موعود نے خلافت ثانیہ کے دور میں اندرونی اور بیرونی مخالفتوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے سے مخالفت چل رہی ہے لیکن جماعت ترقی کر رہی ہے بلکہ آج تک بھی ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف سازشوں اور مخالفتوں کا سلسلہ جاری ہے لیکن اللہ کے فضل سے جماعت ترقی کر رہی ہے۔حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ جماعت کانٹوں پر گزرتی ہوئی اپنی حیثیت کو پہنچی ہے اور یہ بات بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ جماعت کے شامل حال رہا ہے۔لیکن اس فضل کو دائمی کرنے کے لئے جماعت کو ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہنا چاہئے۔

(ماخوذ از الفضل 30 مئی 1959ء صفحہ 4 نمبر 127 جلد 48/13)

اگر ہم دعاؤں کا حق ادا کرتے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ موجودہ بھی اور آئندہ بھی ہونے والی سب مخالفتیں خود اپنی موت مر جائیں گی۔

ایک موقع پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بے مثال قربانی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اوّل کو اللہ تعالیٰ نے ایک اعلیٰ درجے کی ملازمت عطا فرمائی تھی۔وہ چھوٹی (ختم ہوئی) تو آپ نے اپنے وطن میں پریکٹس شروع کی۔وہاں آپ کی بہت شہرت تھی۔آپ کا وطن بھیرہ سرگودھا کے ضلع میں ہے جہاں بڑے بڑے زمیندار ہیں اور ان میں سے اکثر آپ کے بڑے معتقد تھے۔پس وہاں کام چلنے کا خوب امکان تھا۔لیکن آپ حضرت مسیح موعود سے ملنے قادیان آئے۔چند روز بعد جب واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ دنیا کا آپ بہت کچھ دیکھ چکے اب یہیں آ بیٹھئے۔آپ نے اس ارشاد پر ایسا عمل کیا کہ خود سامان لینے بھی واپس نہ گئے بلکہ دوسرے آدمی کو بھیج کر سامان منگوایا۔اس زمانے میں یہاں پریکٹس چلنے کی کوئی امید ہی نہ تھی بلکہ یہاں تو ایک پیسہ دینے کی حیثیت والا بھی کوئی نہ تھا مگر آپ نے کسی بات کی پرواہ نہیں کی۔پھر بھی آپ کی شہرت ایسی تھی کہ باہر سے مریض آپ کے پاس پہنچ جاتے تھے اور اس طرح کوئی نہ کوئی صورت آمد کی پیدا ہو جاتی تھی۔مگر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی قربانی ایسے رنگ کی تھی کہ کوئی آمد کا احتمال بھی نہ تھا۔نہ کہیں سے کسی فیس کی امید تھی، نہ کوئی تنخواہ تھی اور نہ وظیفہ۔کسی طرف سے کسی آمد کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔مگر وہ حضرت مسیح موعود کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتے تھے۔(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) اِس وقت جتنے کام تمام محکمے (جماعتی ادارے) کر رہے ہیں یہ سب وہ اکیلے (کیا) کرتے تھے حالانکہ گزارے کی کوئی صورت نہ تھی اور یہ بھی وادیٔ غیر ذی زرع میں جان قربان کرنے والی بات ہے۔”

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 2 صفحہ 260-261)

پس یہ نمونے ہیں ہمارے بزرگوں کے جن کو ہم واقفین زندگی کو بھی وقتاً فوقتاً اپنے سامنے رکھتے ہوئے ان پر غور کرنا چاہئے۔

پھر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا آپ سے جو عشق تھا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سے مولوی عبدالکریم صاحب کو خاص عشق تھا اور ایسا عشق تھا کہ اسے وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہوں نے اس زمانے کو دیکھا۔دوسرے لوگ اس کا قیاس بھی نہیں کر سکتے۔(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) وہ ایسے وقت میں فوت ہوئے جب میری عمر سولہ سترہ سال کی تھی اور جس زمانے میں مَیں نے ان کی محبت کو شناخت کیا ہے اس وقت میری عمر بارہ تیرہ سال کی ہو گی۔یعنی بچپن کی عمر تھی لیکن باوجود اس کے مجھ پر ایک ایسا گہرا نقش ہے کہ مولوی صاحب کی دو چیزیں مجھے کبھی نہیں بھولتیں۔ایک تو ان کا پانی پینا اور ایک حضرت مسیح موعود سے ان کی محبت۔آپ ٹھنڈا پانی بہت پسند کرتے تھے اور اسے بہت شوق سے پیتے تھے اور پیتے وقت غٹ غٹ کی ایسی آواز آیا کرتی تھی کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جنت کی نعمتوں کو جمع کر کے بھیج دیا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 121-122)

چند گھونٹ لینے کے بعد الحمدللہ الحمدللہ کرتے تھے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 24 صفحہ 158)

(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) اس زمانے میں اس (بیت) اقصیٰ کے کنوئیں کا پانی بہت مشہور تھا۔اب تو معلوم نہیں لوگ کیوں اس کا نام نہیں لیتے۔آپ کا طریق یہ تھا کہ کہتے بھائی کوئی ثواب کماؤ اور پانی لاؤ۔جب حضرت مسیح موعود خود مجلس میں موجود ہوتے تو اور بات تھی ورنہ آپ سیڑھیوں پر آ کر انتظار میں کھڑے ہو جاتے اور پانی لانے والے سے لوٹا لے کر منہ سے لگا لیتے۔دوسری بات جو تھی آپ حضرت مسیح موعود کی صحبت میں بیٹھے ہوتے تو یوں معلوم ہوتا کہ آپ کی آنکھیں حضور کے جسم میں سے کوئی چیز لے کر کھا رہی ہیں۔اس وقت گویا آپ کے چہرے پر بشاشت اور شگفتگی کا ایک باغ لہرا رہا ہوتا تھا اور آپ کے چہرے کا ذرہ ذرہ مسرت کی لہر پھینک رہا ہوتا تھا۔جس طرح مسکرا مسکرا کر آپ حضرت مسیح موعود کی باتیں سنتے اور جس طرح پہلو بدل بدل کر داد دیتے وہ قابل دید نظارہ ہوتا۔اگر اس کا تھوڑا سا رنگ میں نے کسی اور میں دیکھا تو وہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم تھے۔غرض مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود سے خاص عشق تھا اور حضرت مسیح موعود کو بھی آپ سے ویسی ہی محبت تھی۔حضرت مسیح موعود کا طریق تھا کہ مغرب کی نماز کے بعد ہمیشہ بیٹھ کر باتیں کرتے۔لیکن مولوی صاحب کی وفات کے بعد آپ نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔کسی نے عرض کیا کہ حضور اب بیٹھتے نہیں؟ تو فرمایا کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی جگہ کو خالی دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔حالانکہ کون ہے جو حضرت مسیح موعود سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو حیّ اور دوبارہ زندگی دینے والا یقین کرتا ہو۔پس یہ یکطرفہ عشق نہیں تھا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 122)

آپ کو اپنے (رفقاء) سے بہت محبت تھی۔

ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ قادیان میں ایک دفعہ ایک شخص نے کچھ بے جا الفاظ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے متعلق کہے۔لوگوں نے اسے مارنا شروع کر دیا۔وہ شخص ضدی تھا۔لوگ اسے مارتے جاتے مگر وہ یہی کہتا جاتا کہ میں تو یہی کہوں گا۔لوگ اسے پھر مارنا شروع کر دیتے اور یہ جھگڑا بڑھ گیا۔(حضرت مصلح موعود کہتے ہیں) ہم اس وقت چھوٹی عمر کے تھے۔ہمارے لئے ایک تماشا بن گیا۔وہ مار کھاتا جاتا اور کہتا جاتا کہ مَیں تو یہی کہوں گا۔لوگ اسے مارتے یہاں تک کہ وہ اسے مار مار کر تھک گئے۔ان دنوں ایک غیر احمدی پہلوان حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس علاج کے لئے آیا ہوا تھا۔(خلافت سے پہلے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں۔) اس نے جب یہ شور سنا تو (وہ سمجھا کہ یہ بھی کوئی ثواب کا کام ہے۔اس نے) خیال کیا کہ مَیں کیوں اس ثواب سے محروم رہوں، مجھے بھی اس میں حصہ لینا چاہئے۔چنانچہ وہ بھی گیا اور اس شخص کو بات کا پتا نہ تھا۔اس نے اس کو اٹھایا اور بھمبیری کی طرح گھما کے زمین پہ دے مارا۔لیکن وہ بھی بڑا ضدی شخص تھا۔وہ گر کے پھر یہی کہتا تھا میں تو یہی کہوں گا۔تو حضرت مصلح موعود کہتے ہیں ہمارے لئے ایک تماشا بن گیا۔حضرت مسیح موعود کو جب معلوم ہوا تو آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ کیا ہماری یہی تعلیم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دیکھو لوگ ہمیں گالیاں دیتے ہیں لیکن ہمارا اس سے کیا بگڑ جاتا ہے۔اگر اس نے کچھ بے جا الفاظ مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق بھی استعمال کر دیئے تو کیا ہو گیا؟ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اور تو اور ہمارے نانا میر ناصر نواب صاحب نے جب یہ دیکھا تو آپ وہاں گئے اور لوگوں سے کہا۔تم لوگ یہ کیا لغو بات کر رہے ہو؟ کیوں تم اس شخص کو

مارنے لگ گئے ہو؟ مگر ابھی آپ لوگوں کو یہ نصیحت کر ہی رہے تھے کہ اس شخص نے مولوی عبدالکریم صاحب کے متعلق پھر وہی الفاظ دہرا دیئے تو اس پر میر صاحب نے خود بھی اسے دو چار تھپڑ لگا دیئے۔

(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں) بسا اوقات انسان اس قسم کے بھی کام کر لیتا ہے جو لغو ہوتے ہیں۔ دراصل رَو چلنے کی دیر ہوتی ہے۔ جب رَو چل جائے تو لوگ خود بخود اس کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

(ماخوذ از الفضل 5 جون 1948ء صفحہ 6 نمبر 127 جلد 2)

لیکن پھر بھی ہمیں اپنے جذبات پر کنٹرول کی عادت ہونی چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود کے ایک اور رفیق حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے آپ سے عشق کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''منشی اروڑے خان صاحب کو حضرت مسیح موعود سے عشق تھا۔ وہ کپورتھلہ میں رہتے تھے اور کپورتھلہ کی جماعت کی اخلاص کی حضرت مسیح موعود اس قدر تعریف فرمایا کرتے تھے کہ آپ نے انہیں ایک تحریر بھی لکھ دی تھی جو انہوں نے (یعنی جماعت نے) رکھی ہوئی ہے کہ اس جماعت نے ایسا اخلاص دکھایا ہے کہ یہ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔ وہ حضرت مسیح موعود سے بار بار درخواست کرتے کہ حضور کبھی کپورتھلہ تشریف لائیں۔ آپ نے بھی وعدہ کیا ہوا تھا۔ جب موقع ہوا آئیں گے۔ ایک بار جو فرصت ملی تو اطلاع دینے کا وقت نہیں تھا اس لئے حضرت مسیح موعود بغیر اطلاع کے چل پڑے اور کپورتھلہ کے سٹیشن پر جب اترے تو ایک شدید مخالف نے آپ کو دیکھا جو آپ کو پہچانتا تھا۔ اگرچہ وہ مخالف تھا مگر بڑے آدمیوں کا ایک اثر ہوتا ہے۔ منشی اروڑا صاحب سناتے ہیں کہ ہم ایک دکان پر بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ وہ دوڑا دوڑا آیا اور کہنے لگا کہ تمہارے مرزا صاحب آئے ہیں۔ یہ سن کر جوتی اور پگڑی وہیں پڑی رہی اور مَیں ننگے پاؤں اور ننگے سر سٹیشن کی طرف بھاگا۔ مگر پھر تھوڑی دور جا کر خیال آیا کہ ہماری ایسی قسمت کہاں کہ حضرت مسیح موعود ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ اطلاع دینے والا مخالف ہے اس نے تخول کیا ہوگا۔ مذاق کیا ہوگا۔ اس پر مَیں نے کھڑے ہو کر اسے ڈانٹنا شروع کر دیا۔ منشی صاحب کہتے ہیں میں نے اس شخص کو ڈانٹنا شروع کر دیا کہ تُو جھوٹ بولتا ہے مذاق اڑاتا ہے۔ مگر پھر خیال آیا کہ شاید آ ہی گئے ہوں اس لئے پھر بھاگا۔ پھر خیال آیا کہ ہماری ایسی قسمت نہیں ہو سکتی اور پھر اسے کوسنے لگا۔ وہ کہے مجھے برا بھلا نہ کہو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ اس پر پھر چل پڑے۔ غرضیکہ میں کبھی دوڑتا اور کبھی کھڑا ہو جاتا اسی حالت میں جا رہا تھا کہ سامنے کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود تشریف لا رہے ہیں۔ تو یہ جنون ہونے والا عشق ہے اور ان کے معشوق ہونے کا خیال آتا تو دل کہتا کہ وہ ہمارے پاس کہاں آ سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود جب فوت ہوئے ہیں تو کچھ عرصے بعد منشی اروڑے خان صاحب قادیان آ گئے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں ملنا چاہتا ہوں۔ میں جب ان سے ملنے کے لئے باہر آیا تو دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں دو یا تین اشرفیاں تھیں جو انہوں نے یہ کہتے ہوئے مجھے دیں کہ امّاں جان کو دے دیں۔ مجھے اس وقت یاد نہیں کہ وہ کیا کہا کرتے تھے، اماں جان یا اماں جی مگر بہرحال ماں کے مفہوم کا لفظ ضرور تھا۔ اس کے بعد انہوں نے رونا شروع کیا اور چیخیں مار مار کر اس شدت کے ساتھ رونے لگے کہ ان کا تمام جسم کانپ رہا تھا۔ اگرچہ مجھے یہ خیال تھا کہ حضرت مسیح موعود کی یاد انہیں رلا رہی ہے مگر وہ کچھ اس بے اختیاری سے رو رہے تھے کہ میں نے سمجھا کہ اس میں کسی اور بات کا بھی دخل ہے۔ غرضیکہ وہ دیر تک کوئی پندرہ بیس منٹ بلکہ آدھا گھنٹہ تک روتے رہے۔ میں پوچھتا رہا کہ کیا بات ہے۔ وہ جواب دینا چاہتے مگر رقت کی وجہ سے جواب نہ دیتے۔ آخر جب ان کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے کہا کہ میں نے جب بیعت کی اس وقت میری تنخواہ سات روپیہ تھی اور اپنے اخراجات میں ہر طرح سے تنگی کر کے اس کے لئے کچھ نہ کچھ بچاتا کہ خود قادیان جا کر حضور کی خدمت میں پیش کروں اور بہت سا رستہ میں پیدل طے کرتا تا کہ کم سے کم خرچ کر کے قادیان پہنچ سکوں۔ پھر ترقی ہو گئی اور ساتھ اس کے یہ حرص بھی بڑھتی گئی یعنی دینے کی۔ آخر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں حضور کی خدمت میں سونا نذر کروں۔ جو تھوڑی سی تنخواہ میں سے علاوہ چندہ کے پیش کرنا چاہتا تھا لیکن جب تھوڑا تھوڑا کر کے کچھ جمع کر لیتا تو پھر گھبراہٹ سی پیدا ہوتی کہ حضرت مسیح موعود کو دیکھے اتنی مدت ہو گئی ہے اس لئے قبل اس کے کہ سونا حاصل کرنے کے لئے رقم جمع ہو قادیان چلا آتا اور جو کچھ پاس ہوتا حضور کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ آخر یہ تین پاؤنڈ جمع کئے تھے اور ارادہ تھا کہ خود حاضر ہو کر پیش کروں گا کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ گویا ان کے تیس سال اس حسرت میں گزر گئے۔ انہوں نے اس کے لئے محنت بھی کی لیکن جس وقت اس کی توفیق ملی حضرت مسیح موعود فوت ہو چکے تھے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 178 تا 180)

یہ تھا ان لوگوں کا اخلاص اور وفا اور قربانی۔

عربی کے بعض حروف ایسے ہیں جن کی خاص ادائیگی ہے اور غیر عرب اس کا صحیح تلفظ ادا نہیں کر سکتے۔ ایک دفعہ ایک عرب نے یہ اعتراض حضرت مسیح موعود پر بھی گفتگو کے دوران کیا کہ آپ صحیح ادائیگی نہیں کر سکتے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ آپ نے اسے (دعوت الی اللہ) کرنی شروع کی تو باتوں باتوں میں آپ نے فرمایا کہ قرآن میں یوں آتا ہے۔ پنجابی لہجے میں چونکہ 'ق' اچھی طرح ادا نہیں ہو سکتا اور عام طور پر لوگ قرآن کہتے ہوئے قاریوں کی طرح ق کی آواز گلے سے نہیں نکالتے بلکہ ایسی آواز ہوتی ہے جو ''ق'' اور ''ک'' کے درمیان درمیان ہوتی ہے۔ آپ نے بھی قرآن کا لفظ اس وقت معمولی طور پر ادا کر دیا۔ اس پر وہ شخص کہنے لگا کہ بڑے نبی بنے پھرتے ہیں۔ قرآن کا لفظ تو کہنا آتا نہیں اس کی تفسیر آپ نے کیا کرنی ہے۔ جونہی اس نے یہ فقرہ کہا اس مجلس میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اسے تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت مسیح موعود نے معاً ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسری طرف مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بیٹھے تھے۔ دوسرا ہاتھ انہوں نے پکڑ لیا۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے پھر اسے (دعوت الی اللہ) کرنی شروع کر دی۔ پھر حضرت مسیح موعود نے صاحبزادہ صاحب سے فرمایا کہ ان لوگوں کے پاس یہی ہتھیار ہے اگر ان ہتھیاروں سے بھی یہ کام نہ لیں تو بتلائیں یہ اور کیا کریں۔ اگر آپ یہی امید رکھتے ہیں کہ یہ بھی دلائل سے بات کریں اور صداقت کی باتیں ان کے منہ سے نکلیں تو پھر اللہ تعالیٰ کو مجھے بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کا مجھے بھیجنا ہی بتا رہا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا مجھے بھیجنا ہی بتا رہا ہے) کہ ان لوگوں کے پاس صداقت نہیں رہی۔ یہی اوچھے ہتھیار ان کے پاس ہیں اور (صاحبزادہ صاحب کو فرمایا کہ) آپ چاہتے ہیں کہ یہ ان ہتھیاروں کو بھی استعمال نہ کریں۔

(الفضل 9 مارچ 1938ء صفحہ 7 نمبر 55 جلد 26)

ایک جگہ ''ض'' کی ادائیگی کا بھی ذکر ملتا ہے اور یہ بھی حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا ہے، اور جگہ بھی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی موقع پر ''ق'' اور ''ض'' دونوں کی ادائیگی کے بارے میں اس نے کہا ہو کیونکہ دونوں جگہ پہ حوالے تقریباً ایک طرح کے ہی ہیں۔ حضرت مصلح موعود نے ''ض'' کے حوالے سے واقعہ بیان کرتے ہوئے خود لکھا ہے کہ عرب کہتے ہیں کہ ''ض'' لفظ ہماری طرح کوئی ادا نہیں کر سکتا جب پتا ہے کہ کوئی اور نہیں کر سکتا تو پھر اعتراض کیسا؟

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ پنجابیوں میں سب سے قریب ترین ''ض'' کو میرا خیال ہے مَیں ادا کرتا ہوں لیکن آپ نے فرمایا کہ میرا تلفظ بھی صحیح نہیں ہوتا۔

(ماخوذ از الفضل 11۔ اکتوبر 1961ء صفحہ 3 نمبر 235 جلد 50/15)

تو میں نے دونوں چیزوں کی یہ وضاحت اس لئے کر دی ہے کہ ''ق'' اور ''ض'' دونوں کے واقعات ملتے ہیں اور ''ض'' عام طور پر جماعت میں شاید زیادہ جانا جاتا ہے۔ اس لئے لوگ پھر مجھے لکھنا بھی شروع کر دیں گے کہ یہ ''ق'' کا واقعہ نہیں تھا ''ض'' کا واقعہ تھا۔ اس لئے وضاحت کر دی ہے کیونکہ پھر بلاوجہ ڈاک بڑھ جائے گی اور ڈاک کی ٹیم پہلے ہی پریشان رہتی ہے کہ بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔

پھر صبر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ آپ کے صبر کی کیا حالت تھی۔ آپ فرماتے ہیں کہ دشمنان احمدیت کے ایسے ایسے گندے خطوط میں نے حضرت مسیح موعود کے نام پڑھے ہیں کہ انہیں پڑھ کر جسم کا خون کھولنے لگتا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے وہ رکھے ہوئے تھے صبر سے

کام لیتے تھے اور فرماتے ہیں کہ پھر یہ خطوط ایسی کثرت سے آپ کو پہنچتے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اتنی کثرت سے میرے نام بھی نہیں آتے۔ میری طرف سال میں صرف چار پانچ خطوط ایسے آتے ہیں علاوہ ان کے جو بیرنگ آتے ہیں اور واپس کر دیئے جاتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود کی طرف ہر ہفتے میں دو تین خط ایسے ضرور پہنچ جاتے تھے اور وہ اتنے گندے اور گالیوں سے پُر ہوا کرتے تھے کہ انسان دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اتفاقاً ان خطوط کو ایک دفعہ پڑھنا شروع کیا تو ابھی ایک دو خط ہی پڑھے تھے کہ میرے جسم کا خون کھولنے لگا۔ حضرت مسیح موعود نے دیکھا تو آپ فوراً تشریف لائے اور آپ نے خطوط کا وہ تھیلا میرے ہاتھ سے لے لیا اور فرمایا نہیں مت پڑھو۔ اس قسم کے خطوط کے کئی تھیلے حضرت مسیح موعود کے پاس جمع تھے۔ لکڑی کا ایک بکس تھا جس میں آپ یہ تمام خطوط رکھتے چلے جاتے۔ کئی دفعہ آپ نے یہ خطوط جلائے بھی مگر پھر بہت سے جمع ہو جاتے۔ حضرت مسیح موعود نے انہی تھیلوں کے متعلق اپنی کتب میں لکھا ہے کہ میرے پاس دشمنوں کی گالیوں کے کئی تھیلے جمع ہیں۔ پھر صرف ان میں گالیاں نہیں ہوتی تھیں بلکہ واقعات کے طور پر جھوٹے اتہامات اور ناجائز تعلقات کا ذکر ہوتا تھا۔ پس ایسی باتوں سے گھبرانا بہت نادانی ہے۔ یہ باتیں تو ہمارے تقویٰ کو مکمل کرنے کے لئے ظاہر ہوتی ہیں۔ ان میں ناراضگی اور جوش کی کون سی بات ہے۔ آخر برتن کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہی اس میں سے ٹپکتا ہے۔ دشمن کے دل میں چونکہ گند ہے اس لئے گند ہی اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن ہمیں چاہئے کہ ہم نیکی اور تقویٰ پر زیادہ سے زیادہ قائم ہوتے چلے جائیں اور اپنے اخلاق کو درست رکھیں۔ اگر دشمن کسی مجلس میں ہنسی اور تمسخر سے پیش آتا ہے تو پھر تم اس مجلس سے اٹھ کر چلے آؤ۔ یہی خدا کا حکم ہے۔ (ماخوذ از الفضل 9 مارچ 1938ء صفحہ 7 نمبر 55 جلد 26)

ایک جگہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نشان نمائی کے لئے نبیوں سے تعلق رکھنے والی ہر چیز میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگوں کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ان برکات کو حاصل کریں۔ پس ان برکات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ حضرت مسیح موعود کے عمل سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ اخبار بدر میں بھی چھپا ہوا موجود ہے اور مجھے بھی اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود ایک دفعہ دہلی تشریف لے گئے تو آپ مختلف اولیاء کی قبروں پر دعا کرنے کے لئے گئے۔ چنانچہ خواجہ باقی باللہ صاحب، حضرت قطب صاحب، خواجہ نظام الدین صاحب اولیاء، شاہ ولی اللہ صاحب، حضرت خواجہ میر درد صاحب اور نصیر الدین صاحب چراغ کے مزارات پر بھی آپ نے دعا فرمائی۔ اس وقت آپ نے جو کچھ فرمایا تو جہاں تک مجھے یاد ہے گو ڈائری اس طرح چھپی ہوئی نہیں، یہ ہے کہ دلّی والوں کے دل مردہ ہو چکے ہیں۔ ہم نے چاہا کہ ان وفات یافتہ اولیاء کی قبروں پر جا کر ان کے لئے، ان کی اولادوں کے لئے اور خود دہلی والوں کے لئے دعائیں کریں تا کہ ان کی روحوں میں جوش پیدا ہو اور وہ بھی ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دعائیں کریں۔ ڈائری میں صرف اس قدر چھپا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہم نے قبروں پر ان کے لئے بھی دعا کی اور اپنے لئے بھی دعا کی ہے اور بعض امور کے لئے بھی دعا کی ہے۔ (بدر 8 نومبر 1905ء)

اب دیکھو حضرت مسیح موعود نے خالی ان لوگوں کے لئے دعا نہیں کی۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قبر پر جا کر صرف مرنے والے کے لئے ہی دعا کرنی چاہئے، اس کا اس ڈائری سے ردّ ہوتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ہم نے ان کے لئے بھی دعا کی اور اپنے لئے بھی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے اور اور کئی امور کے لئے بھی۔ یہ حضرت مسیح موعود کی ڈائری ہے جو بدر میں چھپی ہوئی موجود ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود تذکرۃ الشہادتین میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ تھا کہ گورداسپور ایک مقدمے پر جانے سے پیشتر اس کتاب کو (تذکرۃ الشہادتین کو) مکمل کر لوں اور اسے اپنے ساتھ لے جاؤں مگر مجھے شدید درد گردہ ہو گیا اور میں نے سمجھا کہ یہ کام نہیں ہو سکے گا۔ اس وقت میں نے اپنے گھر والوں یعنی حضرت (اماں جان) سے یہ کہا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ آمین کہتی جائیں۔ چنانچہ اس وقت میں نے صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید کی روح کو سامنے رکھ کر دعا کی کہ الٰہی اس شخص نے تیرے لئے قربانی کی ہے اور میں اس کی عزت کے لئے یہ کتاب لکھنا چاہتا ہوں تُو اپنے فضل سے مجھے صحت عطا فرما۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ''قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ میں بالکل تندرست ہو گیا اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔ (تذکرۃ الشہادتین)

اب دیکھو حضرت مسیح موعود ایک مقدمے پر جا رہے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پیشتر کتاب مکمل ہو جائے مگر آپ سخت بیمار ہو گئے۔ اس پر آپ نے حضرت شہید مرحوم کی روح کو جو آپ کے خادموں میں سے ایک خادم تھے اپنے سامنے رکھ کر دعا کی کہ الٰہی اس کی خدمت اور قربانی کو دیکھتے ہوئے میں نے یہ کتاب لکھنی چاہی تھی۔ تُو مجھے اپنے فضل سے صحت عطا فرما۔ اور پھر خدا نے آپ کی اس دعا کو قبول فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اس واقعہ کا ہیڈنگ ہی یہ رکھا ہے کہ ''ایک جدید کرامت مولوی عبداللطیف صاحب مرحوم کی''۔ صلحاء واتقیاء کے طریق سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس رنگ میں کئی بار دعا فرمائی۔ جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ مردہ کے متعلق یہ خیال کیا جائے کہ وہ ہمیں کوئی چیز دے گا۔ یہ امر صریح ناجائز ہے اور (دین) اسے حرام قرار دیتا ہے۔ باقی رہا اس کا یہ حصہ کہ ایسے مقامات پر جانے سے رقت پیدا ہوتی ہے یا یہ حصہ کہ انسان ان وعدوں کو یاد دلا کر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے کئے ہوں دعا کرے کہ الٰہی اب ہمارے وجود میں تُو ان وعدوں کو پورا فرما۔ یہ نہ صرف ناجائز نہیں بلکہ ایک روحانی حقیقت ہے اور مومن کا فرض ہے کہ وہ برکت کے ایسے مقامات سے فائدہ اٹھائے۔ مثلاً جب ہم حضرت مسیح موعود کے مزار پر دعا کے لئے جائیں تو ہم اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ الٰہی یہ وہ شخص ہے جس کے ساتھ تیرا یہ وعدہ تھا کہ میں اس کے ذریعہ (دین) کو زندہ کروں گا۔ تیرا وعدہ تھا کہ میں اس کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' پس اس کو تو پورا فرما۔ (ماخوذ از الفضل 14 مارچ 1944ء صفحہ 7 جلد 32 نمبر 61)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا حصہ بنتے ہوئے آپ کے مشن کی تکمیل میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے والے ہوں اور (دین) کی حقیقی شکل اور غلبے کو دنیا کو دکھانے والے بھی ہوں اور دیکھنے والے بھی ہوں۔

نماز کے بعد ایک جنازہ غائب پڑھوں گا جو کہ مولوی محمد یوسف صاحب درویش مرحوم (قادیان) کا ہے۔ 22 جولائی 2015ء کو 94 سال کی عمر میں یہ وفات پا گئے۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں قرآن کریم اور حدیث پڑھانے کا موقع ملا۔ بہت سادہ منکسر المزاج اور احساس ذمہ داری کے ساتھ خدمت بجالانے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کا تعلق قصبہ موکل تحصیل چونیاں ضلع لاہور اور حال ضلع قصور سے تھا۔ آپ نے بچپن کی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ اس کے بعد 1939ء میں لاہور کی ایک اہلحدیث درسگاہ سے حدیث کی ابتدائی کتب پڑھنے کا موقع ملا۔ وہاں ان کی ملاقات ایک احمدی سے ہوئی جن سے احمدیت کا علم ہوا۔ بعد میں تحقیق حق کے لئے متعدد مرتبہ قادیان آتے رہے۔ کتب کا مطالعہ کرتے رہے۔ آخر 1944ء میں حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر دینی تعلیم کے حصول کے لئے قادیان آ گئے اور اپریل 1947ء میں آپ کا داخلہ (مربیان) کلاس میں ہوا۔ پڑھائی کے دوران ہی تقسیم ملک اور قادیان سے ہجرت کا سانحہ پیش آیا مگر انہوں نے ہر حال میں قادیان میں رہنے کو ترجیح دی اور درویشانہ زندگی اختیار کر لی۔ 1949ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس ارشاد پر کہ قادیان میں علماء کی کمی کو پورا کرنے کے لئے (مربیان) کلاس میں سے بعض کو منتخب کر کے مزید تعلیم دلوائی جائے، آپ کو بھی مزید تعلیم کے لئے منتخب کیا گیا جس کا عرصہ چار سال تھا۔ اس تعلیم کے مکمل ہونے پر آپ کو مئی 1955ء میں قادیان کے مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد مقرر کیا گیا۔ نومبر 1958ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ ایک لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں بطور استاد اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر سینئر شاہد گریڈ حاصل کرتے ہوئے ریٹائر ہوئے لیکن اس کے بعد بھی لمبا عرصہ مدرسہ احمدیہ میں خدمت بجالاتے رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند عالم باعمل وجود تھے۔ اپنے شاگردوں سے والد کی طرح محبت کرتے تھے۔ مدرسہ احمدیہ میں سالہا

سال طلباء کو علم حدیث سے روشناس کرواتے رہے۔ احادیث کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا اور حسن بیان ایسا تھا کہ درس طلباء کے ذہن نشین ہو جاتا تھا۔ تاریخ احمدیت جلد نمبر 11 میں درویشان کی جو فہرست طبع شدہ ہے اس میں آپ کا نمبر 153 ہے۔ آپ نے درویشی کا طویل عرصہ باوجود مشکلات کے انتہائی صبر و شکر سے بسر کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک ربیب اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں یعنی ایک سوتیلا بیٹا ہے۔ آپ کے بیٹے مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ مشیر قانونی اور ناظم تشخیص جائیداد موصیان ہیں اور ربیب مکرم بدرالدین مہتاب صاحب بطور اسسٹنٹ مینیجر فضل عمر پریس میں کام کر رہے ہیں۔ بیٹی عائشہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب حافظ آبادی کی اہلیہ ہیں اور اس وقت نصرت ویمن کالج کی پرنسپل کے طور پر خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم قاضی عبدالشکور صاحب سیکرٹری وقف جدید حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ ثناء شکور نے لاہور بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں امسال 1100 میں سے 1038 نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ عزیزہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سابق ناظر اصلاح وارشاد کے چھوٹے بھائی مکرم قاضی عبدالحمید صاحب آف فاؤنٹین پن ورکشاپ نیلا گنبد لاہور کی پوتی اور ننھیال کی طرف سے حضرت عبداللہ سنوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ دین و دنیا میں ترقیات کا زینہ بنائے۔ آمین

کمپیوٹر کورسز

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کمپیوٹر کورسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں دفتر خدام الاحمدیہ پاکستان میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم ایوان محمود سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مزید معلومات کیلئے 0332-7075210 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

بیسک کمپیوٹر ٹریننگ کورس

(ہر عمر اور کسی بھی معیار تعلیم کے حامل افراد کیلئے)

Typing (Urdu+English), Basic MS Office, Inpage

دورانیہ کورس 1 ماہ فیس کورس -/1500 روپے

ویب ڈیزائننگ ٹریننگ کورس

ملازمت کے حصول کیلئے ضروری پیشہ ورانہ مہارت کا کورس۔

Adobe Photoshop HTML, Javascript, Dreamweaver

دورانیہ کورس 1 ماہ فیس کورس -/2000 روپے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

نکاح

مکرمہ بشریٰ رانا صاحبہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم راجہ مدثر رحمٰن صاحب ابن مکرم راجہ عبدالرحمٰن صاحب لندن کے نکاح کا اعلان مکرمہ انیلا جاوید صاحبہ بنت مکرم رانا جاوید احمد صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ کے ساتھ مورخہ 12 اکتوبر 2014ء کو بیت خلیل دارالعلوم غربی میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مبلغ 7 ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ حق مہر پر کیا۔ رخصتی اور ولیمہ کی تقریب ملائیشیا میں منعقد ہوئی۔ دلہا مکرم رانا مبارک احمد صاحب کا نواسہ اور حضرت منشی امیر محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم ظہیر احمد صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب وصیت نمبر 93689 نے مورخہ 14 دسمبر 2009ء کو 21/21 دارالعلوم جنوبی احد ربوہ سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد ان کے بارہ میں اطلاع موصول ہوئی کہ موصوف نصیر آباد رحمٰن شفٹ ہو گئے ہیں۔ موصی صاحب کا دفتر سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ شکریہ

مکرم عبدالسد ھیر صادق صاحب ابن مکرم شبیر احمد صاحب وصیت نمبر 92138 نے مورخہ 7 ستمبر 2008ء کو نصیر آباد رحمٰن ربوہ سے وصیت کی تھی۔ موصی صاحب کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ شکریہ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ڈائمنڈ جوبلی پروگرام

(مجلس انصاراللہ ضلع عمرکوٹ)

مکرم شمیم احمد شمیم صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ کے 75 سال مکمل ہونے پر مجلس انصاراللہ ضلع عمرکوٹ نے ضلع بھر کی 23 مجالس میں تربیتی پروگرام کیے۔ مورخہ 25، 26 جولائی 2015ء کو انفرادی نماز تہجد ادا کی گئی۔ اس کے بعد 10 بکرے صدقہ کیا گیا۔ جبکہ 70 ہزار روپے سے زائد صدقہ بھی دیا گیا۔ ضلع کی 21 مجالس میں اجلاسات کیے گئے جن میں کل 345 انصار شامل ہوئے۔ مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے تیار کردہ ڈاکومنٹری جو MTA پر نشر ہوئی اس کے سنانے اور دکھانے کا خاص اہتمام کیا گیا۔ 390 انصار کے علاوہ خدام، اطفال اور لجنات نے بھی ڈاکومنٹری دیکھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کا مددگار بنائے رکھے اور ہمیں ہردم اطاعت خلافت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ظہیر احمد صاحب کارپینٹر نصیر آباد رحمٰن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم امتیاز احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب آف جرمنی تقریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ مورخہ 13 ستمبر 2015ء کو ان کی انتڑیوں کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق کامل شفایابی عطا فرمائے نیز آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم زاہد محمود بھٹی صاحب سیکرٹری اشاعت رچنا ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد سردار صاحب مرحوم کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ جس کے نتیجے میں ان کی ٹانگ کی ہڈی اور کندھے کی ہڈی کا فریکچر ہوا ہے۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عبدالباری خاں بلوچ صاحب کارکن تزئین ربوہ کمیٹی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا پوتا فواد احمد خاں ولد مکرم ہاشم خاں صاحب مقیم جرمنی کا پیدائشی طور پر گردہ میں داغ کی وجہ سے جرمنی میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سات سو گنا ثواب

حضرت خریم بن فاتک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اُسے اس کا بدلہ دیا جاتا ہے اور اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (ترمذی)

احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جات فضل عمر ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں/ ڈویلپمنٹ میں بنام صدر انجمن احمدیہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقیہ از صفحہ 1: عشرہ تعلیم

☆ میٹرک انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ اکٹھے کیے جائیں۔

☆ امداد طلباء کیلئے خصوصی توجہ دی جائے وعدہ جات اور ان کی ادائیگی کی بھرپور کوشش کی جائے۔

☆ اپنی کارکردگی کی رپورٹ عشرہ منانے کے بعد سیکرٹریان تعلیم اضلاع کی وساطت سے مرکز بھجوائی جائے۔

☆ سیکرٹریان تعلیم اضلاع اپنی ماہانہ رپورٹ کے ساتھ عشرہ کی رپورٹ بھجوائیں۔

☆ پہلے عشرہ میں جو کمی رہ گئی تھی اب اسے پورا کرلیا جائے۔ (نظارت تعلیم)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے کراچی کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے لاہور کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆☆☆☆☆

راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں اور گند پھینکنے سے پرہیز کریں

ایم ٹی اے کے پروگرام

10 ستمبر 2015ء

12:30 am	دین حق کے افق
1:30 am	دینی و فقہی مسائل
2:10 am	نعتیہ مشاعرہ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 ستمبر 2015ء
4:10 am	انتخاب سخن
5:15 am	World News
5:35 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	الترتیل
6:20 am	حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی
7:25 am	دینی و فقہی مسائل
8:00 am	نعتیہ مشاعرہ
8:50 am	Faith Matters
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس ملفوظات
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ بھارت
12:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	جاپانی سروس
4:35 pm	آؤ اردو سیکھیں
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	درس ملفوظات
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 ستمبر 2015ء
8:05 pm	آؤ اردو سیکھیں
8:20 pm	صدق سے میری طرف آؤ
9:00 pm	Persian Service
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	World News
11:20 pm	حضور انور کا دورہ بھارت

دنیا کا سب سے پتلا اور ہلکا ٹیبلٹ

سام سنگ نے اپنی نئی ڈیوائس گلیکسی ٹیب S2 متعارف کروائی ہے جسے اس نے دنیا کا سب سے پتلا اور ہلکا ترین ٹیبلٹ قرار دیا ہے۔ اب تک DELL کے ''وینیو 8'' ٹیبلٹ کو دنیا کا پتلا ترین ٹیبلٹ مانا جاتا تھا جس کی موٹائی 6 ملی میٹر ہے۔ اس کے مقابلے میں ٹیب ایس ٹو کی موٹائی محض 5.6 ملی میٹر اور وزن صرف 265 گرام ہے، اس طرح اس نے وزن کے معاملے میں گوگل نیکسز 7 کو بھی شکست دے دی جس کا وزن 290 گرام ہے۔ یہ ٹیبلٹ 2 ماڈلز میں متعارف کرایا گیا ہے ایک 8 انچ اور دوسرا 9.7 انچ سکرین کے ساتھ اور اسے سام سنگ کا اب تک کا سب سے بہترین ٹیبلٹ قرار دیا گیا ہے۔ سکرین کے سائز سے ہٹ کر دونوں ماڈلز کے فیچرز لگ بھگ یکساں ہیں یعنی اکٹا کور پروسیسر، سپر اموایل ای ڈی ڈسپلے جس کا ریزولوشن 1536x2048 پکسلز ہے، ریم میموری 3GB جبکہ انٹرنل سٹوریج 32GB ہے۔ اس کا بیک کیمرہ 8 اور فرنٹ کیمرہ 2.1 میگا پکسلز کا ہے جبکہ دونوں میں فنگر پرنٹ سکینر ملٹی ونڈو فیچر بھی شامل ہیں۔

(روزنامہ نئی بات 5/ اگست 2015ء)

☆............☆............☆

درخواست دعا

مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ دفتر منصوبہ بندی کمیٹی برائے دعوت الی اللہ گردن کے مہروں میں تکلیف کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی نیز ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

ضرورت اساتذہ
☆ سکول میں خواتین اساتذہ کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔
☆ خواہش مند خواتین مکمل کوائف اور صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست جمع کروائیں۔
مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ
6212034-6214434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

ایک نام مغل بینکوئیٹ ہال
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام نیز کیٹرنگ کی سہولت میسر ہے
فون: 0336-8724962
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
=============
After Study get P.R Only With IELTS or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
EC Education Concern
Student can contact us from any city & any country
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ۔ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0476-211510 0344-7801578

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ Fedex اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
قمر احمد محمود: 047-6213567,6213767

ربوہ میں طلوع و غروب 8 ستمبر

طلوع فجر	4:24
طلوع آفتاب	5:45
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:27

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 ستمبر 2015ء

6:20 am	حضور انور کا دورہ بھارت
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 9۔ اکتوبر 2009ء
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	بستان وقف نو
2:00 pm	سوال و جواب 27 مئی 1989ء
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14۔ اگست 2015ء (سندھی ترجمہ)

یکم ستمبر سے عید سیل میلہ
لیڈیز فینسی ورائٹی + کالج پمپس } Rs.350/-
رشید بوٹ ہاؤس
گولبازار ربوہ 047-6213835

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784 047-6215522

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا۔ محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
فون شوروم: 042-37700448 042-37725205

MULTICOLOR INTERNATIONAL
SPECIALIST IN ALL KINDS OF:
Printing & Advertising
Email: multicolor13@yahoo.com
Cell: 920321-412 1313, 0300-8080400
www.multicolorint.com

FR-10